

الکلیات

منشیات و متی سکون اور مستقل تباہی
منشیات و متی سکون اور خوشی کا دھوکہ دیتی ہیں، مگر حقیقت میں یہ انسان
کی صحت، ذہن، ایمان اور مستقبل کو تباہ کر دیتی ہیں۔

MARIJUANA
ADDICTION
ALCOHOL
DRUG ABUSE
SMOKING

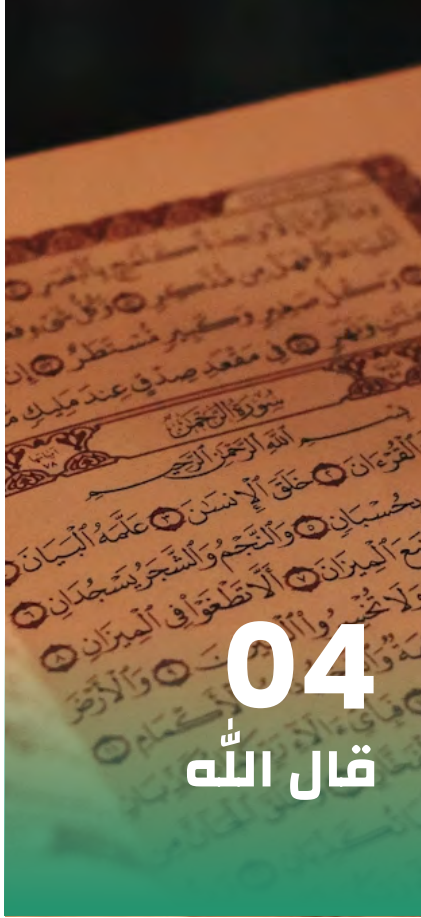


ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو



05

قال الرسول ﷺ



04

قال الله



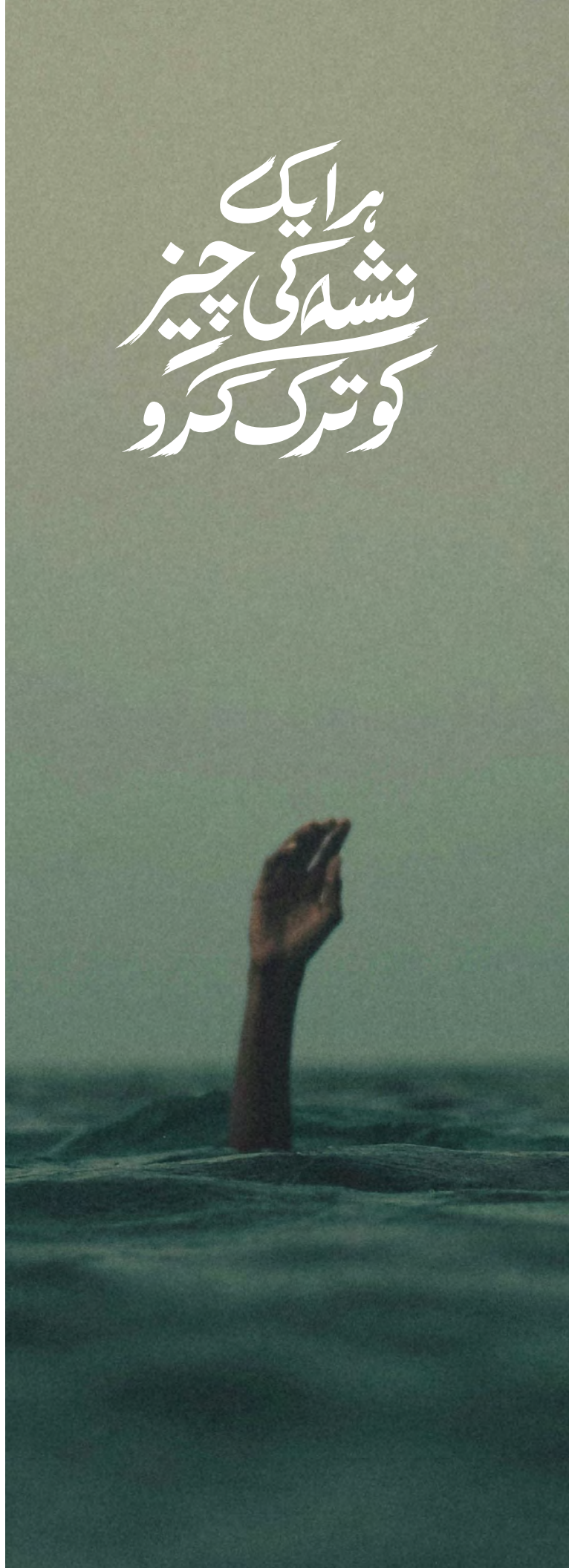
08

فرمان خلیفہ
وقت



06

کلام الامام
امام الکلام



فہرست



خالق
احمدیت

مولانا ابو العطاء
جالندھری صاحب

15



منشیات
وقتی سکون
مستقل تباہی

10

اشاعت ٹیم

صدر مجلس

شاہ رخ رضوان عابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر اعلیٰ

عبدالنور عابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر اردو

حضور احمد ایقان صاحب

مہتمم اشاعت

رضوان محمد صاحب مربی سلسلہ

مدیر انگریزی

ابدال احمد مانگٹ صاحب

ریویو بورڈ ٹیم ممبران

صادق احمد صاحب مربی سلسلہ

ٹیم ممبران

عطاء الکریم گوہر صاحب

اسد علی ملک صاحب

شمر فراز خواجہ صاحب

فراست احمد بشارت صاحب

ڈیزائن

حنان احمد قریشی صاحب

قال الله

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
فاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جو اور بت (پرستی) اور تیروں سے
قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

سورۃ البقرہ: 91

قال الرسول

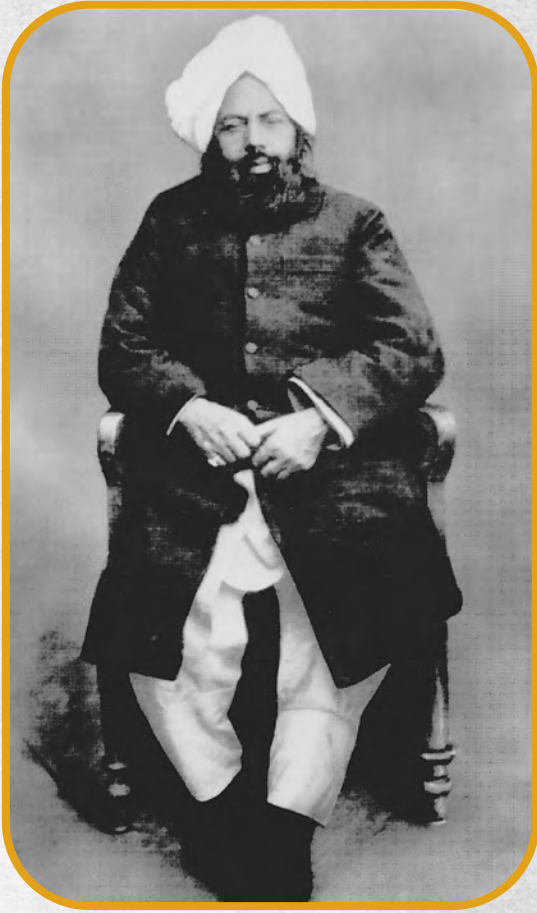
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ - وَجَيْشَانَ مِنَ الْيَمَنِ - فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدًّا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْحَبَالِ . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْحَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان یمن میں ہے۔ اس نے نبی ﷺ سے ایک مشروب کے متعلق پوچھا جو ان کے علاقہ میں لوگ پیتے ہیں جو مکئی سے بنائی جاتی ہے اسے مزر کہا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کیا وہ نشہ دینے والی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اللہ عزوجل نے عہد کیا ہے کہ جو نشہ آور چیز پیئے گا کہ وہ اسے طینۃ الخبال پلائے گا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخیوں کا پسینہ ہے یا دوزخیوں کا نچوڑ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب نمبر ۷، حدیث نمبر ۲۰۰۲)

کلام الامام امام الکلام

فرمان حضرت مسیح موعودؑ



اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو، انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزار ہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 70-71)



فرمانِ خلیفہ وقتؒ

مجھے پتہ لگا ہے کہ یہاں ہمارے بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں یہ شیشہ استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس میں نشہ نہیں ہے یا کبھی کبھی استعمال کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ کبھی کبھی کا جو استعمال ہے ایک وقت آئے گا جب آپ بڑے نشوں میں ملوث ہو جائیں گے اور پھر اُس سے پیچھے ہٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ مورخہ 7 تا 13 فروری 2014ء، صفحہ 7)



حقاً بری چین ہمارے ہماری جماعت کے لوگوں کو پہ چھوڑ دینا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ
(انوار العلوم جلد 9، منہاج الطالبین، صفحہ 163-164)

منشیات: وقتی سکون مستقل تباہی

تحریر از حقیل احمد خان





آج کا نوجوان ایک ایسے دور میں جی رہا ہے جہاں ہر طرف دباؤ اور آزمائشیں موجود ہیں۔ سوشل میڈیا، دوستوں کا اثر، اور وقتی خوشی کی تلاش انسان کو باآسانی غلط راستوں کی طرف لے جاسکتی ہے۔ انہی غلط راستوں میں سے ایک خطرناک راستہ منشیات کا ہے۔

آج کی دنیا میں جہاں ترقی، آزادی اور خود مختاری کے نام پر ہر چیز کو جائز سمجھ لیا گیا ہے، وہاں نوجوانوں کو خاص طور پر اپنے اصولوں کو مضبوطی سے تھامنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب بنیادیں کمزور ہو جائیں تو عمارت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح جب ایمان اور کردار کمزور ہو جائے تو انسان چھوٹی سی چھوٹی آزمائشوں میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔

منشیات وقتی سکون اور خوشی کا دھوکہ دیتی ہیں، مگر حقیقت میں یہ انسان کی صحت، ذہن، ایمان اور مستقبل کو تباہ کر دیتی ہیں۔ جو چیز ابتداء میں ”مزہ“ لگتی ہے، وہ آہستہ آہستہ انسان کو اپنا غلام بنا لیتی ہے۔

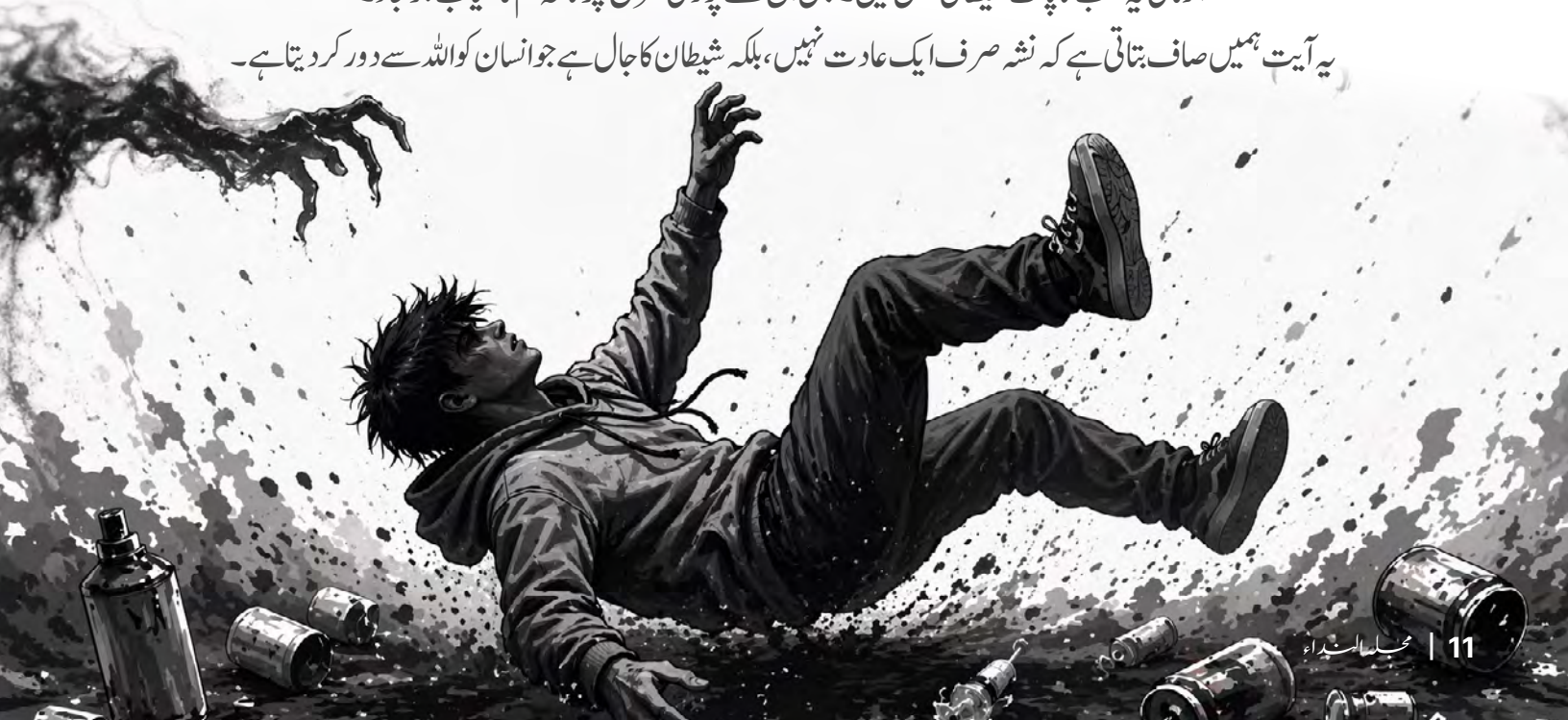
ابتداء میں انسان یہ سوچتا ہے کہ وہ اس پر قابو رکھ سکتا ہے، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہی چیز اس پر قابو پالیتی ہے۔ انسان اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اپنی کمزوریوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر جینے لگتا ہے۔ اس کا وقت، اس کی صحت، اس کے تعلقات، سب کچھ متاثر ہونے لگتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَلْغَابُ وَرِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(سورۃ المائدہ: 91)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جو اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یہ آیت ہمیں صاف بتاتی ہے کہ نشہ صرف ایک عادت نہیں، بلکہ شیطان کا جال ہے جو انسان کو اللہ سے دور کر دیتا ہے۔



یہ صرف ایک ذاتی نقصان نہیں بلکہ ایک معاشرتی بیماری بھی ہے۔ جب ایک فرد نشے کا شکار ہوتا ہے تو اس کا اثر اس کے گھر، اس کے دوستوں اور پوری سوسائٹی پر پڑتا ہے۔ اس لئے اسلام نے اس برائی کو جڑ سے ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ“

یعنی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشرہ)

بھائیو! سوچو، جو چیز اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دی، کیا اس میں واقعی کوئی بھلائی ہو سکتی ہے؟

اگر اس میں کوئی حقیقی فائدہ ہوتا تو اسلام کبھی اسے مکمل طور پر منع نہ کرتا۔ اسلام ہمیشہ انسان کی بھلائی، صحت اور کامیابی کو سامنے رکھ کر احکام دیتا ہے۔

لیکن اسلام صرف منع نہیں کرتا، بلکہ ایک بہتر راستہ بھی دکھاتا ہے۔

اسلام ہمیں صرف ”نہ کرو“ نہیں کہتا بلکہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ ”کیا کرو“ تاکہ انسان ایک پاکیزہ اور متوازن زندگی گزار سکے۔

آج کا نوجوان سکون تلاش کر رہا ہے۔ کبھی گانے بجانے میں، کبھی دوستوں میں، کبھی نشے میں۔ مگر یاد رکھو بھائیو! حقیقی سکون صرف اللہ کے ذکر میں ہے۔

دنیا کی ہر خوشی عارضی ہے، ہر لطف وقتی ہے، مگر اللہ کا قرب دائمی ہے۔ جو شخص اللہ کے ساتھ تعلق جوڑ لیتا ہے، وہ اندرونی سکون پالیتا ہے جو کسی اور ذریعے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

اسی لئے قرآن کریم نے یہ خوبصورت نسخہ عطا کیا:

أَلَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ

(سورۃ الرعد: 29)

ترجمہ: سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

یہ آیت ایک حقیقت کو بیان کرتی ہے جو ہر انسان اپنی زندگی میں محسوس کر سکتا ہے۔ جب دل بے چین ہو، جب مسائل بڑھ جائیں، جب کوئی راستہ نظر نہ آئے، تب اللہ کا ذکر انسان کے دل کو سکون دیتا ہے۔

نماز صرف ایک فرض نہیں، بلکہ ایک روحانی طاقت ہے۔ جب انسان سجدے میں جاتا ہے، تو وہ دنیا کے تمام بوجھ اللہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ جو سکون ایک سچے سجدے میں ہے، وہ دنیا کی کسی نشے میں نہیں۔

نماز انسان کو نظم و ضبط سکھاتی ہے، اسے وقت کی پابندی کا عادی بناتی ہے، اور سب سے بڑھ کر اسے اللہ کے قریب کرتی ہے۔ ایک نمازی شخص کے اندر وہ قوت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے برائیوں سے بچاتی ہے۔

اسی طرح روزہ، قرآن کی تلاوت، اور نیک صحبت انسان کے دل کو مضبوط بناتے ہیں۔ جب انسان اپنے ماحول کو بہتر بناتا ہے تو اس کے خیالات اور عادات بھی بہتر ہونے لگتے ہیں۔

انسان اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے، اس لئے اچھے دوستوں کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ ایسے دوست جو نماز کی طرف بلائیں، جو برائی سے روکیں، اور جو آپ کو اللہ کے قریب کریں، وہی حقیقی دوست ہیں۔

بری صحبت سے بچیں، اپنے وقت کو مثبت کاموں میں لگائیں، قرآن پڑھنے اور سمجھنے کی عادت ڈالیں، باقاعدگی سے نماز ادا کریں، اور اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو مضبوط بنائے۔

اپنے دن کا ایک شیڈول بنائیں، اپنے مقاصد طے کریں، اور اپنی زندگی کو ایک مقصد کے ساتھ گزاریں۔ بے مقصد زندگی اکثر انسان کو غلط راستوں کی طرف لے جاتی ہے۔

نشہ چھوڑنا آسان نہیں ہوتا، مگر ناممکن بھی نہیں۔ اگر کوئی نوجوان اس میں مبتلا ہے، تو اسے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔

ہر گناہگار کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے، اور اللہ اپنے بندوں کو معاف کرنے میں سب سے زیادہ مہربان ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ انسان سچے دل سے پلٹ آئے۔

اس لئے فرمایا:

لَا تَقْنُطُوا مِنَ اللَّهِ

(سورۃ الزمر: آیت 54)

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

اگر انسان سچے دل سے توبہ کرے اور کوشش کرے، تو اللہ اس کی مدد فرماتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ بری عادتیں چھوٹنے لگتی ہیں اور انسان ایک نئی زندگی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بھائیو! تم امت کا مستقبل ہو۔ تمہاری طاقت، تمہاری پاکیزگی، اور تمہارا ایمان ہی تمہیں کامیاب بنائے گا۔ وقتی خوشیوں کے پیچھے اپنی زندگی برباد نہ کرو۔

تمہارے اندر بے شمار صلاحیتیں ہیں، تم بڑی کامیابیاں حاصل کر سکتے ہو، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچاؤ جو تمہیں کمزور کرتی ہیں۔

نشہ و قنط سکون دیتا ہے، مگر نماز ہمیشہ کی خوشی دیتی ہے۔ اپنے دل کو سجدے کا عادی بنا لو، کیونکہ جو انسان اللہ کی قربت کو اپنا نشہ بنا لے، اسے کسی اور نشے کی ضرورت نہیں رہتی۔

اللہ کرے کہ ہم سب دنیا کی برائیوں سے محفوظ رہنے والے ہوں۔ اللہ ہمیں سچی توبہ کی توفیق دے، ہمیں اپنی عبادت میں لذت عطا فرمائے، اور ہمیں ہر اس چیز سے بچائے جو ہمیں اس سے دور کرتی ہے۔ آمین۔



نشہ کے عادی انجام

نشہ کے عادی کو اس دنیا میں بھی ضرور سزا ملتی ہے خواہ وہ محسوس کرے یا نہ کرے کہ اس کا نشہ سے تعلق ہے۔ سزا کو تو محسوس کرتا ہے مگر یہ علم نہیں کہ میرے نشہ نے ہی میرے لئے مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔... اس کو جو سزا ملتی ہے وہ تو ملے گی ہی لیکن ”آخرت کا عذاب الگ ہے۔“

(خطبات طاہر جلد 17 صفحہ 97)

اب دنیا میں جتنے بھی Drug Addicts یعنی خطرناک نشوں کے عادی لوگ ہیں جو لاکھوں، کروڑوں، اربوں روپیہ ایسی زہریلی دواؤں پر خرچ کر رہے ہیں جن سے وقتی طور پر ان کو خمار آجاتا ہے، ہستی آجاتی ہے۔ بعض دفعہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہلکے پھلکے ہو گئے ہیں اور اوپر اڑ رہے ہیں۔ اس قسم کی وقتی اور آنی جانی کیفیات ہیں جو وہ اپنے اوپر طاری کر لیتے ہیں۔ ان کو یہ خوب علم ہے کہ ان لوگوں کا کتنا خطرناک انجام ہوتا ہے۔ یا وہ پاگل ہو کر مر جاتے ہیں یا ہزار قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کے اعصاب ٹوٹ جاتے ہیں۔ وہ دوائیاں ان کو نہیں مل سکتیں پھر وہ جرائم میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے بھیانک جرائم کرتے ہیں کہ کسی طرح وہ دوائی حاصل ہو جائے۔ یہ تو نہیں کہ ان کو علم نہیں ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں پر طبیعت ادھر نہیں آتی۔ طبیعت میں جو کچھ پیدا ہو جاتی ہے ان قوم نہیں ہے کہ وہ کیا کرے یا بدی کی لذت پیدا ہو جاتی ہے وہ لذت ان کو برائیوں پر مجبور کرتی رہتی ہے۔

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ 266)



40 دن

حضرت اقدسؒ نے حکیم نور الدین صاحبؒ سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد انسان کسی نشہ کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر اسے چھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہوتا ہے حکیم صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید نظر سے تو نہیں گزرا مگر چالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدسؒ نے فرمایا:

ہر ایک شے کے لئے چالیس دن ہی ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بھین بھرا (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شے ہیں کہ ان سے مٹی پلید ہوتی ہے مگر پھر وہ مذہب کیسے اچھا ہو سکتا ہے جس میں ایسی تعلیم ہو۔ ہاں ایک صورت ہے کہ نشہ چھوٹ سکے کہ جیل خانہ میں بند ہوں داروغہ بھی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید عادت چھوٹ جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم، صفحہ 280)

خالق احمدیت

مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب

تحریر از نور الدین چوہدری

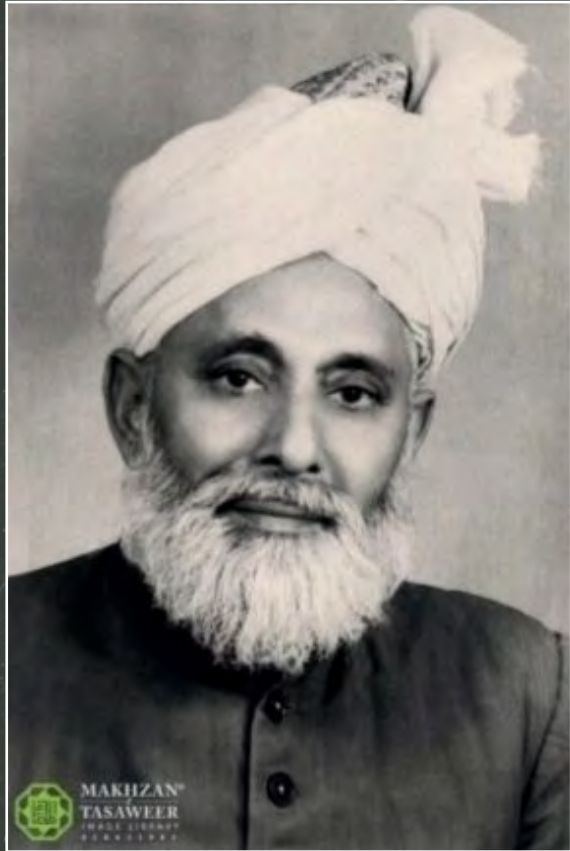


إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تاکہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔
وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں۔ (سورۃ التوبہ، آیت 11)

جب بھی ہم کسی علم یا ہنر میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس میدان عمل کے ہنرمند کو دیکھتے ہیں۔ فٹ بال ہو تو
Cristiano Ronaldo کو دیکھتے ہیں یا باسکٹ بال ہو تو LeBron James کو دیکھ لیا۔ پس یہ بات ثابت شدہ ہے
کہ ہر صورت میں انسان ایک نمونہ کا محتاج ہے۔

مستقبل کے مبلغین کے لیے ایک بہترین نمونہ مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب ہیں جن کی کچھ اعلیٰ نمونہ کی مثالیں میں
قارئین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن قبل از میں آپ کا مختصر سا تعارف کروا دیتا ہوں۔



آپ کی پیدائش 1904 میں ہوئی اور آپ کا پیدائشی نام اللہ داتا تھا مگر آپ اپنے تخلص ابو العطاء
سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کے والد صاحب کو 1902 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صاحب کشف والہام تھے۔ اور آپ کو اکثر اوقات
سچی خوابیں نصیب ہوتی تھیں۔ آپ کی انکساری اور فروتنی تھی کہ آپ اپنی صادقانہ خواہوں و
الہامات کا ذکر کم کرتے تھے۔¹

مولانا صاحب محض چار سال کے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال یا رہا لیکن
مولانا صاحب بیان کرتے تھے کہ اس چھوٹی عمر میں بھی انہیں یاد ہے جب حضرت مسیح موعود
علیہ السلام ایک روز گلی میں بیدل چل رہے تھے کہ حضور علیہ السلام کی مبارک نظر ان پر پڑی۔
مولانا صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس ”مبارک نظر“ نے ان کے معصوم دل پر ایسا گہرا اثر چھوڑا
کہ وہ رعب اور روحانی کشش انہیں تمام عمر یاد رہی۔²

ہم نے یہ مصرعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک کلام سے بارہا مرتبہ سننے کا موقع
ملا ہے کہ

تم میں اسلام کا ہو معزز، فقط نام نہ ہو³

آپ انہی بابرکت الفاظ کے شاندار مظہر تھے۔

آپ نے اپنی زندگی میں 263 سے زائد مضمون اور کتب تصنیف فرمائیں۔

آپ نے مشہور عالمی رسالہ الفرقان شروع کیا۔ ایسا رسالہ جو 26 دراز سال تک جاری رہا۔ اور آپ نے اس رسالہ کے اخراجات خود اٹھائے۔

مولانا صاحب پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اتنا اعتماد تھا کہ آپ نے 1931 میں ایک مناظرہ کے موقع پر تحریر فرمایا کہ ”میں مولوی اللہ صاحب کو... اپنا نمائندہ مقرر کرتا ہوں... میری طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مباحثہ کریں اور ان کا ساختہ پر داختہ کلی طور پر میری طرف سے سمجھا جائے گا۔“ (فضل 27 جون 1931)

چنانچہ آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1956 کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر خالد

احمدیہ کے لقب سے نوازا۔ یہ خطاب آپ رضی اللہ عنہ نے صرف تین اشخاص کو عنایت فرمایا۔ ان کے علاوہ مولانا جلال الدین بخش صاحب اور مولانا عبد الرحیم درد صاحب تھے۔ حضرت مصلح موعودؑ نے اس خطاب کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا ابو العطاء صاحب مذہبی مناظروں کے وہ جرنیل ہیں جنہوں نے کبھی شکست نہیں کھائی۔

آپ کو 1974 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے وفد میں جو نیشنل اسمبلی پاکستان کے سامنے پیش ہونا تھا اس میں بھی شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بے شمار خدمات سر انجام دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابو العطاء صاحب ربوہ میں نمایہ بزرگان میں سے تھے۔ نظر آتا تھا کہ یہ تمام لوگ انسانوں کے روپ میں فرشتے ہیں۔ اسی طرح آپ کو عربی زبان میں بھی مہارت حاصل تھی۔ حضرت مولانا صاحب عربوں کے ساتھ ان سے بھی زیادہ روائی سے عربی میں بات کرتے تھے۔ عرب طلباء کے سوال کے جواب میں دس دس، پندرہ پندرہ منٹ لگاتار عربی میں بات کرتے تھے اور عرب ان کی روائی اور بات کے انداز اور اخلاق سے بڑے متاثر ہوتے تھے۔

آپ کے فرزند مولانا عطاء الحبيب راشد صاحب لکھتے ہیں کہ 1953 میں جماعت نازک حالات کی وجہ سے میں کبھی کبھار پریشان ہوا جاتا تھا۔ ایک موقع پر اتنا پریشان ہوا کہ میرے والد محترم نے اس پیچگانگی کی طرف توجہ دلائی کہ

إِنَّا نَنْقُصُ كَلَّ كُوبَةٍ مِنْ كُوبَاتِ الدُّنْيَا

”ہم دنیا کی تمام آزمائشوں اور فتنوں کو اڑا دیں گے۔“

عطاء الحبيب راشد صاحب ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب کی جب حائفہ میں پوسٹنگ تھی تو وہ ایک روز رات کے وقت کباہیر کی جانب ایک دوست کے ساتھ ایک پروگرام سے واپس جا رہے تھے۔ راستہ میں جنگل سے گزر رہے تھے کہ انہیں محسوس ہوا کہ کوئی جھاڑیوں میں ہے۔ لیکن اس خیال کو کوئی توجہ نہ دی اور وہ آگے بڑھتے گئے۔ کچھ دیر بعد گولیاں چلنے کی آواز سنی لیکن انہوں نے اسے ایک اتفاقی واقعہ سمجھا اور اس پر زیادہ توجہ نہ دی۔

والد صاحب فرماتے تھے کہ چنانچہ وہاں کچھ مخالف احمدیہ لوگ تھے جو کچھ عرصے سے مجھے مارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس رات دونوں جوانوں نے دو تہی بندوقیں ابھی خریدیں تھیں اور میرے اور میرے دوست کے منتظر تھے۔ اور جب ہم ان کے پاس سے گزرے تو ان میں سے ایک نے مجھ پر گولی چلائی لیکن اس کی بندوق کام نہ آئی پھر دوسرے شخص نے مجھ پر گولی چلانے کی کوشش کی اور وہ بھی کام نہ آئی۔ لیکن اس دوران ہم ان کے قتل کی کوشش سے

بالکل بے خبر تھے۔ ہم بغیر کسی نقصان کے آگے بڑھے، ان سے آگے بڑھنے کے بعد، دونوں نے اپنی تہی بندوقیں دوبارہ چلائیں اور وہ بالکل ٹھیک چل رہی تھیں۔ خدا تعالیٰ کی مدد اور حفاظت تھی جس کی وجہ سے ہم بچ گئے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جب ان بندوقوں کا نشانہ اسلام کے دو مجاہدوں پر تھا، تو قادر مطلق خدا نے انہیں بندوق چلانے سے روک دیا۔

اسی طرح والد صاحب نماز کے ہمیشہ پابند تھے۔ چنانچہ جب ربوہ میں گھر ہوتا تھا تو بعض اوقات شدید گرمی ہو جاتی تھی۔ لوگ اپنے گھر میں ہی نماز ادا کرتے تھے۔ اتنی شدید گرمی میں بھی میرے والد صاحب تولیہ سے سر ڈھانپتے، ایک گلاس پانی پیتے اور نماز کے لیے مسجد جاتے۔ اتنی شدید گرمی کے پیش نظر کئی مواقع پر میں نے انہیں یہ آیت پڑھتے سنا:

نَادِ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا

جہنم کی آگ جلن کے لحاظ سے زیادہ سخت ہے۔

(سورہ قاتلہ، آیت 81)

آپ کی صادقانہ زینت کا خلاصہ اس شعر سے ہو سکتا ہے

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

(علامہ اقبال)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگ کی اعلیٰ مثال کا اتباع کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

1. "Cherished Memories of My Father, Maulana Abul Ata Jalandhari – Part I." Al Hakam. Accessed April 2026, 30. <https://www.alhakam.org/cherished-memories-of-my-father-maulana-abul-ata-jalandhari-part-i>.
2. Hayat-e-Khalid
3. Kalam-e-Mahmood

